صادر کر سکتی ہے۔

۱۹۶۲ء کے آئین کی رُو سے ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ اسلامی مشاو
کونسل کا ذیلی ادارہ نہیں بلکہ کونسل سے بالکل الگ اور انتظامی امور کے لئے ایک باقاعدہ بو
آف گورنرز کے ماتحت، جس کے چیئرمین موجودہ وزیرِ تعلیم ہیں، مذہبی، علمی، ثقافتی اور تا
تحقیقات میں سرگرم ہے، اس کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ مشاورتی کونسل کے ایما کے مد
ملک کے مروّجہ قوانین کا اسلامی احکام کے ساتھ موازنہ کر کے اپنی رائے سے کونسل کو آگاہ کر
یہ کام ادارہ متواتر انجام دے رہا ہے۔

اس ادارے کے وظائف میں ملک کے قوانین کو اسلامی قوانین کے سانچے میں ڈھالنا د
نہیں۔ البتہ اسلامی قوانین کی ترویج میں اس ادارے کی جو مساعی آج تک رہی ہیں اُن کا م
ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا:۔

۱۔ مجموعۂ قوانین اسلام :۔ اُردو زبان میں اسلامی قوانین کو ملک کے قوانین کے ہم آہنگ
کرنے میں اوّلین کوشش ہے اور اس کی تین جلدیں آج تک شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی جلد ب
کے لئے تیار ہے۔

۲۔ قرونِ اولیٰ میں اسلامی فقہ کا ارتقاء :۔ یہ کتاب انگریزی زبان میں EARLY -
DEVELOPMENT OF ISLAMIC JURISPRUDENCE کے عنوان سے
ہوئی ہے۔ اس کی علمی حیثیت اس بات سے واضح ہے کہ اس کے مصنف کو اس کتاب
لکھنے پر (PH.D) ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔

۳۔ تیسری صدی ہجری کے مشہور فقیہ و محدث امام ابو جعفر طحاوی کی نایاب کتاب اختلا
الفقہاء کو پہلی بار بالاقساط شائع کرنے کا شرف اس ادارے کو حاصل ہے۔

۴۔ نایاب عربی کی حسب ذیل تین کتابیں زیرِ تحقیق ہیں۔ ان میں سے اوّلین دو کا انگریز
بھی مع حواشی شائع کیا جائے گا۔

(ا) کتاب الاموال ۔ لابی نصر داؤدی (پانچویں صدی ہجری)

ii) الاشارۃ فی اصول الفقہ ۔ لابی الولید الباجی (پانچویں صدی ہجری)

iii) تفسیر مجاھد بن جبر ۔

ان کاموں کے علاوہ شعبۂ قانون جو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کا اہم شعبہ ہے، انگریزی بیں حسب ذیل کتابوں کی ترتیب میں مشغول ہے :-

SOURCE BOOK OF ISLAMIC LAWS (اسلامی قوانین کے مصادر)

COMPARATIVE STUDY OF ISLAMIC JURISPRUDENCE - (اسلامی اصول کا تقابلی مطالعہ)

ارباب علم و بصیرت سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مواد قوانین اسلام کے سمجھنے اور ان کی صحیح تعبیر کرنے میں ر ممد و معاون بن سکتا ہے ۔ ان پر یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ ادارے کے کاموں کے پیش نظر ومت اسلامی قوانین کی علمی توضیح و تشکیل کی خاطر ادارہ ہذا کے اہل تحقیق سے کام لینا چاہے ادارہ بوجوہ احسن اس ذمے سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے ۔ اور یہ کہنا حقیقت سے بعید نہیں کہ بں اس ادارے کے سوا فی الوقت کوئی دوسرا ادارہ علمی اور تحقیقی طور پر اسلامی قوانین کو پرکھنے یت نہیں رکھتا ۔

اہل نقد و نظر کو چاہیئے کہ کسی ادارے کو ہدف ملامت بنانے سے پہلے اس کے وسیع کارناموں ور دیکھیں ۔

صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحیٰی خان نے آئین سازی کے لئے نو منتخب نیشنل اسمبلی کے س کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے، جس سے ایک بار پھر یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ عوام کے ب نمائندوں کو اقتدار سونپنے کی بابت موجودہ حکومت کی نیک نیتی شک و شبہے سے بالاتر ۔ اور اس ضمن میں بعض لوگوں کے اندیشہ ہائے دور دراز بالکل بے بنیاد ہیں ۔ امید و بیم وہ کیفیت، جو ابھی تک لوگوں کے دلوں میں حکومت کے عزائم کی نسبت سے وقتاً فوقتاً پیدا رہی تھی ۔ اس اعلان کے بعد اس کا رخ کلیتہً ان عوامی نمائندوں کی طرف پھر گیا ہے جو عنقریب ع ہو کر آئین سازی کا کام سر انجام دیں گے ۔

خدا خدا کر کے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ مبارک گھڑی آئی ہے کہ صحیح معنوں میں

[redacted]